بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسمِ اللهِ، وَالحَمدُ لله، وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحبِهِ وَمَن وَّالَاه، أَمَّا بَعدُ:

11: اہل سنت والجماعت کے شرعی نام–حصہ دوم

کن سلفیاً علی الجادۃ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے، شیخ عبدالسلام بن سالم السحیمی حفظہ اللہ فرماتے ہیں "قال الشيخ بكر أبو زيد في حكم الإنتماء إلى الفرق والأحزاب والجماعات الإسلامية"۔

اب جب شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے جب اہل بدعت کے تعلق سے یہ بیان کر دیا کہ اہل بدعت کا وجود کسی اعتبار کی بنیاد پر ہوا اور یہ اعتبارات مختلف ہیں۔ نام جو ہیں اہل بدعت کے نام ایسے ہی وجود میں نہیں آئے اس نام کے پیچھے (یا اِن ناموں کے پیچھے) راز ہے، وجوہات ہیں اسباب ہیں اور اُن میں سے انہوں نے تین اسباب ذکر کیے ہیں اُن میں سے ایک تھا کسی شخص کی طرف نسبت، مثال "الجهمية" (جہم بن صفوان)۔

دوسرا طریقہ کیا تھا نسبت کا؟ کہ ان کی بدعت سے اپنا نام لے لیا جیسا کہ "القدرية" (تقدیر کے منکر) "الرافضة" (یعنی سیدنا زید بن علی کی بات کا انکار کیا رفض کیا)۔

تیسری وجہ تیسرا سبب کیا تھا؟ اہل سنت والجماعت کے عقیدے کی مخالفت کی وجہ سے (اور عقیدے میں ظاہر ہے کہ منہج بھی شامل ہے۔ جب مطلقاً عقیدہ کہا جائے تو اس میں منہج بھی شامل ہوتا ہے) جس نے مخالفت کی مسلمانوں کے عقیدے اور منہج کی تو وہ جب خارج ہو گیا اس عقیدے سے اس منہج سے تو اس کو خاص نام دیا گیا جیسا کہ "الخوارج" (مسلمانوں کے عقیدے اور جماعت سے خارج ہونے والے)۔

ایک بات یہ یادرکھیں جب کہتے ہیں ناخوارج بعض لوگوں کو اس سے غلط فہمی ہوئی ہے کہ خوارج کا مطلب ہے دین سے خارج۔ اگرچہ یہ معنی بھی موجود ہے اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ خوارج کافر ہیں کہ نہیں لیکن اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ خوارج کا معنی ہے دین سے خارج۔ کیا معنی خوارج کا؟ اہل سنت والجماعت سے خارج۔ اہل سنت والجماعت سے خارج تو ہیں لیکن کیا دین سے خارج ہیں کہ نہیں اس پر اختلاف ہے، اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں اس پر اتفاق ہے اجماع ہے۔

اہل سنت والجماعت کا خوارج کے خروج کا کہ اہل سنت والجماعت کے دائرے سے خارج ہیں اس پر اجماع ہے اتفاق ہے اختلاف کس چیز میں ہے؟ ان کی تکفیر پر۔ کیوں اختلاف ہے؟ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے "يَمْرُقُونَ مِنْ الدِّينِ" حدیث میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ دین سے خارج ہوئے ہیں۔

جب دین سے خارج ہوئے ہیں تو اس کا مطلب ہے کافر ہیں کہ نہیں؟ لیکن سلف کے آثار سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہیں جس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جب ان کے خلاف جنگ کی اور جہاد کیا اُس میں اُن کا ایک معروف قول ہے کہ ہمارے بھائی ہیں ہمارے خلاف بغاوت کر اٹھے ہیں۔ "ہمارے بھائی ہیں" تو کیا کافروں کو بھائی کہا جاتا ہے؟

سیدنا علی رضی اللہ عنہ معروف یعنی عالم صحابی ہیں اور صحابہ کرام اگر کسی کو بھائی کہہ دیں تو پھر ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ کافر ہیں۔ تو کافر تو نہیں ہیں لیکن ان کے خلاف جنگ کر رہے ہیں یہ ثابت نہیں ہے کہ وہ اہل بدعت میں سے ہیں؟ تو بھائی کیوں کہا بدعتیوں کو بھائی کہا جاتا ہے؟ نہیں! لیکن اس لیے کہا گیا ہے تاکہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کافر ہیں۔ اور پھر دوسرا ثبوت کہ وہ کافر نہیں ہیں کیا ہے؟ کہ اُن کی عورتوں کو لونڈی نہیں بنایا گیا نہ ہی اُن کے مال کو حلال سمجھا اور مال غنیمت سمجھا ہے۔ اگر کافر ہوتے تو

پھر مال بھی مال غنیمت ہوتا اور اُن کی جو گھر والیاں جواُن کی عورتیں ہیں وہ بھی لونڈیاں ہوتیں (واللہ أعلم)۔

آگے شیخ صاحب(حفظہ اللہ) فرماتے ہیں کہ شیخ بکر ابوزید(رحمۃاللہ علیہ) نے اپنی اس کتاب میں "حکم الإنتماء إلی الفرق والأحزاب والجماعات الإسلامیة" (کہ اسلامی جو جماعات یا احزابی فرقے ہیں کوئی شخص اپنی نسبت ان کی طرف کرتا ہے انتماء کرتا ہے تو اس کیا حکم ہے)،اس کتاب میں شیخ عبد السلام حفظہ اللہ کوٹ (quote) کررہے ہیں شیخ بکرابوزید کی کتاب میں سے یہ قول، کہتے ہیں:

"لما حصلت تلك الفرق منتسبة إلی الإسلام منشقة عن العمود الفقري للمسلمین" (جب اسلام کی طرف نسبت کرنے والے یہ فرقے نکلے ہیں جو مسلمانوں کی ریڑھ کی ہڈی سے نکل کر خارج ہوئے الگ ہوئے)

"ظهرت ألقابهم الشرعیة" (ان کے شرعی القاب بھی ظاہر ہوئے واضح ہوئے) "الممیزة لجماعة المسلمین لنفي الفرق" (جو جماعت مسلمین کی مزید وضاحت کردیتی ہے دوسرے فرقے کی نفی کرتے ہوئے)۔

جب ایک ہی راستے پر سب چل رہے ہیں صراط مستقیم پر جو ریڑھ کی ہڈی ہے اب سارے مسلمان ہیں اہل حق ہیں اُس میں سے بعض لوگ نکلے ہیں دائیں بائیں، دائیں بائیں نکلتے گئے اس راہ راست سے ہٹتے گئے۔ اصل میں یہ نکلتے گئے تو پتہ تو چلتا گیا نا کہ کون ہیں یہ لیکن یہ جو راہ راست پر ابھی بھی چل رہے ہیں یہ مزید نمایاں ہوئے کہ نہیں؟ یہ دبے ہیں یا یہ مزید ابھرے ہیں؟ ان کی وضاحت مزید ہوئی ہے اور ان کی تمیز بھی اب مزید واضح ہو کر آئی ہے۔ تو تمیز بھی مزید ہوئی ہے اور جو اِن کو چھوڑ کر گئے ہیں وہ غلطی پر تھے یہ تو حق پر قائم ہیں اور ان شاءاللہ تا قیامت حق پر قائم رہیں گے۔

اور جو جماعتیں ہیں جماعۃ المسلمین کے علاوہ یا فرقے ہیں اہل اہواء میں سے وہ سب الگ ہو گئے اور جو باقی نام رہا ہے اس اہل حق کے گروہ کا جو جماعۃ المسلمین ہے تو ان کے دوسرے نام بھی واضح ہوئے جو اصل شرع میں ثابت ہیں جیسا کہ "الجماعة، الفرقة الناجیة، الطائفة المنصورة" یا ان کا نام یوں بھی مزید واضح ہوا اور نمایاں ہوا "أو بواسطة إلتزامهم بالسنن أمام أهل البدع" اہل سنت مزید واضح ہوئے۔

کیوں کہا جاتا ہے اہل سنت؟ کیونکہ اہل بدعت کے سامنے یہ بالکل آمنے سامنے آکر کھڑے ہو گئے تو ایک طرف اہل بدعت ہیں، ایک طرف اہل سنت ہیں۔ تو بڑے دو گروہ ہیں پھر اہل بدعت کی اپنی اپنی قسمیں ہیں لیکن بڑے تو دو ہیں نا اہل سنت اور اہل بدعت ہیں۔ تو ایک اہل سنت ہیں وہ ایک سے زیادہ نہیں ہیں، اہل بدعت کتنے ہیں! تو مزید وضاحت اور مزید نمایاں کون سا گروہ ہوا اہل بدعت ہوئے یا اہل سنت ہوئے؟ اہل سنت ہوئے (سبحان اللہ)۔

اور اس لیے یہ جو ایک گروہ ہے جو حق پر ہے جو اہل سنت ہے جو اہل بدعت کے خلاف ہمیشہ قائم رہا ہے ثابت رہا ہے اسی وجہ سے "ولهذا حصل لهم الربط بالصدرالأول" (جب اہل سنت سنت پر قائم رہے اس لیے ان کو جوڑا گیا الصدر الأول سے (السّابقون الاوّلون))۔ "السّابقون الاوّلون" صحابہ کرام اور بہترین تین زمانے والے لوگ ان سے جوڑا گیا ہے ۔"فقيل لهم ،السلف" (اس لیے ان کو سلف کہا گیا ہے (أہل الحدیث بھی کہا گیا ہے، أہل الأثر بھی کہا گیا ہے اور أہل السنۃ والجماعۃ بھی کہا گیا ہے (اللہ اکبر))۔

تو اصل انتماء کس چیز کی طرف ہے؟ الصدر الأول کی طرف ہے۔ کیوں؟ کیونکہ یہ ان ہی کے راستے پر ابھی بھی قائم ہیں۔ فرقے نکلتے گئے اس ریڑھ کی ہڈی سے جدا ہوتے گئے صراط مستقیم سے الگ ہوتے گئے، جو الگ ہوا وہ خود دور ہوا۔ اور اس کا نام پتہ ہے کیوں باقی ہے؟ آج تک کیوں باقی ہے اہل بدعت کا نام؟

1-ایک تو اہل بدعت باقی ہیں اس لیے۔

2-اہل سنت کے مخالف ہیں تو انہوں نے اُن کا رد کیا اس لیے وہ بھی آج باقی ہیں۔

تو دو اعتبارات ہیں ان کی بقاء کے کہ ایک تو وہ موجود ہیں اہل بدعت تو تا قیامت رہیں گے لیکن جب اہل سنت ان کا رد کرتے ہیں تو اہل سنت مزید نمایاں ہوتے ہیں اور وہ مزید دب جاتے ہیں۔

جب آپ کسی اہل بدعت کا رد کرتے ہیں کیا آپ اس کی مذمت کر رہے ہوتے ہیں یا اس کی مدح کر رہے ہوتے ہیں؟ مذمت کرتے ہیں۔ جب مذمت کی جاتی ہے تو کیا وہ دب جاتے ہیں یا ابھر کر آتے ہیں سامنے؟ دب جاتے ہیں نا کیونکہ جاہل کو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ جو گروہ ہے یا یہ جو شخص ہے یا یہ فرقہ جو ہے باطل پر ہے اب دلائل کی روشنی میں

بات ہوتی ہے۔اُن کے پاس کیا ہے کوئی دلیل ان کے پاس ہے؟اہل بدعت کے پاس دلیل ہوتی تو اہل سنت میں سے نہ ہوتے!

جو دلائل اُن کے پاس ہیں صرف شکوک اور شبہات ہیں غلط فہمیاں ہیں جن کو وہ دلائل سمجھ بیٹھے ہیں اور جو اصل دلائل ہیں واضح دلائل ہیں قرآن، سنت اور فہم سلف وہ اُن سے دور ہیں۔اگر فہم سلف کو ہی لے لیتے جس کے متعلق ہمارا پورا درس ہے یہ تو معاملہ ہی ختم تھا کیونکہ قرآن اور سنت کی وہ بھی بات کرتے ہیں لیکن جو اصل مسئلہ ہے وہ فہم کا ہے اور فہم میں وہ کمزور ہیں اور اس کمزوری کی وجہ سے وہ اس ریڑھ کی ہڈی سے راہ راست سے ہٹ گئے ہیں اور اہل بدعت ہو گئے ہیں۔

یہ شیخ بکر ابو زید (رحمۃ اللہ علیہ) کا قول جاری ہے ابھی آگے تک،آگے شیخ صاحب کہتے ہیں:

"وهذه الألقاب الشريفة" (یہ جو شریف القاب ہیں جن کا ذکر کیا ہے (السلف ہیں، أہل الحدیث، أہل الأثر اور أہل السنۃ والجماعۃ چار القاب ہیں یہ شریف القاب جو ہیں)) "تخالف أي لقب كان لأي فرقة كانت من وجوه" (اب یہ جو القاب ہیں چار یہ دوسرے جو القاب موجود ہیں دوسرے فرقوں کے یہ سب ان القابوں سے اختلاف کرتے ہیں اور الگ ہیں بالکل ان کی کئی وجوہات ہیں)۔پہلی وجہ:

1-"الأول، أنها نسب لن تنفصل ولو للحظة عن الأمة الإسلامية"۔

پہلی وجہ کیا ہے کہ دوسرے فرقوں سے کیوں نمایاں ہے؟دوسرے فرقے بھی تو نکلے ہیں نا اب اُن فرقوں کے نکلنے میں اور اِس فرقے کے ہونے میں کیا فرق ہے؟مختلف وجوہات ہیں اور دونوں ایک جیسے نہیں ہیں وہ فرقے بنے ہیں،یہ فرقہ باقی رہا ہے یہ تو معروف اختلاف ہے نا لیکن اس کے باوجود بھی چار اور ایسی ہی نمایاں چیزیں ہیں جو ان کو الگ کر دیتی ہیں ۔"الأول" (پہلی) "أنها نسب لن تنفصل ولو للحظة عن الأمة الإسلامية" (یہ ایسی نسبتیں ہیں (جو چار لقب،نسب ابھی دیئے گئے ہیں چار نام جو ہیں) جو امت اسلامیہ سے ایک لمحے کے لیے بھی الگ نہیں ہوئے)۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں جو مسلمان تھے اور آج جو الطائفۃ المنصورۃ، الفرقۃ الناجیۃ اور اہل الحدیث ہیں ان میں کوئی فرق ہے؟ان میں سے ایک لمحے کے لیے بھی الگ ہوئے کبھی؟یعنی دور ہو کر پھر واپس آئے ہیں یا اسی پر آج بھی قائم ہیں؟اسی پر آج قائم ہیں تو پہلا فرق یہ ہے۔

جو دوسرے فرقے ہیں وہ کیا ہیں؟ وہ الگ ہوئے ہیں وہ دور ہوئے ہیں اور جو واپس توبہ کر کے آیا ہے وہ پھر واپس آیا ہے۔ فرق سمجھا ہے کہ نہیں وہ چھوڑ کر واپس حق کی طرف آیا ہے لیکن یہ کہاں پر ہے؟ یہ حق پر قائم ہے۔

"منذ تكوينها على منهاج النبوة"(جب سے وجود ہے اِۃ الاِسلامیۃ کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہج کے مطابق جو نبوت کا منہاج ہے(جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راستہ دکھایا ہے جسے سنت بھی کہتے ہیں اور حق منہج بھی کہتے ہیں))"فهي تحوي جميع المسلمين على طريقة الرعيل الأول ومن يقتدي بهم في تلقي العلم"(یہ جو نسبت ہے ان ناموں کی جو امت اسلامیہ کی طرف منسوب ہے جو حقیقتاً ایک لمحے کے لیے بھی ان سے جدا نہیں ہوئی دور نہیں ہوئی اس میں ہر وہ مسلمان شامل ہے جو اقتداء کرتا ہے الرعیل الاول کی(جو ان کے راستے کو اپناتا ہے اور اس عالم کی اقتداء کرتا ہے جو ان کے راستے پر چلتا ہےومن تبعهم باحسان یعنی ان کی بات ہو رہی ہے))۔ کس میں؟"في تلقي العلم"(کہ علم جیسا کہ صحابہ کرام نے حاصل کیا(تابعين وتبع التابعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين،وہی راستہ علم کا ہے اس میں تبدیلی نہیں ہے))۔

کیا مطلب ہے علم کیا راستہ ہے اُن کا؟ کہ اہل علم سے علم حاصل کیا جاتا ہے جو اس کے اہل ہیں یہ نہیں کہ ہر داڑھی والے سے ہر پگڑی والے سے علم حاصل کرنا ہے، نہیں! اس کا ایک معروف طریقہ ہے اہل علم کے نزدیک،اِن کے نزدیک یہ جو چار نام بتائے گئے ہیں اہل سنت والجماعت کے اسی پر قائم ہیں۔

تو علم کی تلقی میں"وطريقة فهمه"(سبحان اللہ)،یہ نہیں کہ علم حاصل کیا، سمجھنا کیسے ہے سمجھنے کا طریقہ بھی وہی الرعیل الاُول سے آج تک موجود ہے۔ کیسے سمجھنا ہے؟ جیسا کہ سلف نے سمجھا ہے۔ تابعین نے کیسے سمجھا ہے؟ جیسے صحابہ نے سمجھا ہے۔ اتباع تابعین نے کیسے سمجھا ہے؟ جیسا کہ تابعین نے سمجھا ہے۔ صحابہ نے کیسے سمجھا ہے؟ براہ راست آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سمجھا ہے۔ بعد میں آنے والوں نے کیسے سمجھا ہے؟ ان تین بہترین زمانوں کی سمجھ کے مطابق سمجھا ہے۔

تو"تلقي العلم"علم تلقی کا کیسے حاصل کیا"وطريقة فهمه"اسے کیسے سمجھا ہے طریقہ کیا ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ یعنی علم حاصل کرنے کا بھی خاص طریقہ ہے اور اس کو سمجھنے کا بھی خاص طریقہ ہے۔

"وبطبيعة الدعوة إليه"،اور دعوت کیسے دینی ہے اس علم کی طرف جو ہم نے سمجھا ہے؟علم حاصل کیا سمجھ بھی لیا اب سو جائیں خاموشی سے بیٹھے رہیں؟نہیں،اس کو آگے لے کر جانا ہے"الدعوة إليه"۔

الدعوۃ اِلیہ کا کوئی خاص طریقہ ہے یا اپنی اپنی مرضی ہے اس میں بھی ؟ نہیں،اس کا بھی ایک خاص طریقہ ہے اپنی مرضی تو کہیں نہیں۔دیکھیں آپ اس میں کہیں سے بھی جدا ہوئے الرعیل الأول سے علم حاصل کرنے کے طریقے میں ، فہم میں ،الدعوۃ اِلیہ میں ؟ کہیں پر ایک لمحے کے لیے اپنی من مانی اپنی خواہش نفس کہیں بیچ میں آئی ہے ؟ نہیں ہے۔

"وبطبيعة الدعوة إليه"(طبیعۃ یعنی طریقہ نیچر دعوت کی کیسی ہونی چاہیے)"وضرورة انحصار الفرقة الناجية في أهل السنة والجماعة"(اور یہ بھی ضرورت ہے کہ جو الفرقۃ الناجیۃ ہے وہ اس منحصرے سے باہر نہیں ہے)۔کس میں؟"أهل السنة والجماعة"یہ الفرقۃ الناجیۃ ہے۔

اہل بدعت اس میں شامل ہیں؟لمحہ برابر کے لیے ذرّہ برابر بھی وہ فرقۃ الناجیۃ میں ہو نہیں سکتے کیونکہ حق اور باطل ایک ساتھ جمع ہو نہیں سکتے﴿فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ﴾ (یونس:32)اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تو پھر دونوں میں سے ایک ہے فرقۃ الناجیۃ کون ہے؟ یا اہل سنت ہے یا اہل بدعت ہے۔اہل بدعت ہو سکتے ہیں؟"كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلالَةٌ ، وَكُلُّ ضَلالَةٍ فِي النَّارِ"بات ہی ختم ہو گئی!

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں"وهم أصحاب هذا المنهج"(اور یہ لوگ اسی منہج پر قائم ہیں)"أصحاب هذا المنهج"(جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں)"وهي لا تزال باقية إلى يوم القيامة"(اور یہ جو فرقہ ہے یہ جو جماعت ہے اہل سنت والجماعت تاقیامت باقی رہے گی)"أخذا من قوله صلى الله عليه وسلم"۔کہاں سے ہم نے کہا کہ تاقیامت قائم رہے گی ہم کیا علم غیب جانتے ہیں؟کوئی ثبوت ہے یا اپنی خواہش نفس پر بس اگر ہم اس فرقے میں شامل ہیں تو ہم تاقیامت رہیں گے کس نے کہا ہے؟"أخذا من قوله صلى الله عليه وسلم"(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کی بنیاد پر ہم نے یہ کہا ہے)"لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورَةً عَلَى الْحَقِّ"(میری امت میں سے ایک طائفۃ(فرقہ بھی نہیں،طائفۃ))۔فرق کیا ہے؟کہ طائفۃ ایک شخص بھی ہو سکتا ہے۔فرقہ تو فرقہ ہی ہوتا ہے نا طائفۃ فرقے سے کم ہوتا ہے۔(تو میری امت میں

سے ایک ایسا گروہ باقی رہے گا جس کی نصرت کی جائے گی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید کی جائے گی "عَلَى الْحَقِّ "تا قیامت رہے گی اور حق پر اُن کی نصرت کی جائے گی)۔

یعنی حق پر رہیں گے اور جب تک حق پر ہیں تو اللہ تعالیٰ کی مدد بھی ساتھ ہو گی اور نصرت بھی ہو گی، جب حق سے ہٹ جائیں گے پھر مدد سے بھی گئے اور اس فرقے سے (اس طائفۃ سے) بھی گئے۔

تو پہلا فرق کیا ہے عام فرقوں میں اہل بدعت کے اور اس خاص فرقے میں ؟ کہ "الرعيل الأول "شروع سے ان سے لمحہ برابر بھی جدا نہیں ہوئے ان ہی کے ساتھ اسی راستے پر چلتے آئے ہیں۔

2-دوسرا "الثاني ،أنها تحوي كل الإسلام "((سبحان اللہ) کہ سارے کا سارا اسلام ان ہی کی دعوت کے اندر شامل ہے)۔

یعنی ان کی دعوت میں یا ان کے علم میں یا ان کے عمل میں کہیں پر کوئی نقص نہیں ہے کہ ان کو ضرورت ہو کہ اہل بدعت سے ہم کچھ لے لیں، یا ہمارے اندر کوئی کمی ہے کسی چیز کی کوئی چیز ہم نے خوارج سے لے لی، کوئی چیز ہم نے صوفیوں سے لی، کوئی چیز ہم نے روافض ہیں، اُشاعرہ ہیں، ماتریدیہ ہیں جتنے بھی اہل بدعت ہیں کہ مشکّل چلتا ہے کہ ہمارے اندر کمی ہے۔ اب نماز کے طریقے میں کمی ہے تو ہم کسی اور سے لے لیں، زکوۃ کے طریقے میں کمی ہے کسی اور سے لے لیں، اہل بدعت کے ساتھ رد کرنے کی ہمارے پاس کمی ہے کسی اور سے لے لیں، نہیں نہیں!

شیخ صاحب فرماتے ہیں "أنها تحوي كل الإسلام "(مکمل اسلام شامل ہے) "الكتاب والسنة "(کتاب اور سنت کی بنیاد پر)۔

جب کتاب اور سنت آپ کے پاس ہے تو پھر کمی کس چیز کی ہے مجھے بتائیں! کمی تو اس کے پاس ہونی چاہیے جس کے پاس کتاب اور سنت نہیں ہے اپنی فہم ہے ہوا نفس ہے کمی اس کے پاس ہے کہ نہیں؟ جس کے پاس بنیاد موجود ہے اس کے پاس کس چیز کی کمی ہے!

سوال: اگر فہم کی کمی ہے تو؟

جواب: وہ الگ بات ہے فہم تو پہلی شرط ہے نا وہ تو پہلے ہو چکا ہے نا کہ الرعیل الاوّل سے ایک لمحہ بھی جدا نہیں ہوئے۔ کس چیز میں؟ علم میں، فہم میں، اور دعوۃ إلیہ (اور آخر تک) تو وہ تو بات ختم ہو چکی ہے، ہاں بشر ہیں اجتہادی غلطی شخصی غلطی ہو سکتی ہے۔ ہم منہج کی بات کر رہے ہیں اس میں غلطی کہاں ہے؟

"فهي لا تختص برسم يخالف الكتاب والسنة زيادة أو نقصاً" (کوئی بھی چیز جو قرآن اور سنت کے خلاف ہے لمحے برابر کے لیے زیادہ ہے نہ کم ہے وہی کچھ ہے جو کتاب اور سنت میں ہے)۔

زیادتی اور کمی کا راستہ نہیں جانتے (نہ افراط ہے نہ تفریط ہے) مکمل اسلام اسی کو کہتے ہیں ﴿اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ﴾ (المائدۃ:3) دین کیسے کامل ہے؟ یہی دین کامل ہے جس میں باہر سے کسی چیز کی گنجائش ہی نہیں ہے ذرّے برابر زیادہ ہو یا کم ہو۔ کامل اسے کہتے ہیں کہ نہیں؟

3-"الثالث" (تیسرا) "أنها ألقاب منها ما هو ثابت بالسنة الصحيحة" (یہ جو القاب ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جو صحیح سنت میں ثابت ہیں) "ومنها ما لم يبرز إلا في مواجهة أهل الأهواء والفرق الضالة لرد بدعتهم" (اور بعض ایسے ہیں جو وجود میں یا واضح (یبرز یعنی واضح ہوئے، نکلے) اس وقت نکلے، اُبھرے)۔ کب؟ جب اہل اہواء اور گمراہ فرقوں کے سامنے آکر ان کے خلاف ان کا رد کیا ان کی بدعت کا رد کیا۔ "والتميز عنهم" (اور ان سے الگ ہوئے، متمیز ہوئے جدا ہوئے) "وأبعاد الخلط بهم ولمنابذتهم" (اور جو خلط ان کے پاس تھا اس خلط ملط کو دور کیا اور اسے الگ کر دیا اور اُن سے بھی الگ ہو گئے)

"فلما ظهرت البدعة تميزوا بالسنة" (جب بدعت کا ظہور ہوا جب بدعت نمایاں ہوئی تو یہ سنت سے نمایاں ہوئے)۔

جب بدعت دبی ہوئی تھی نہیں تھی تو مسلمان تھے سارے سنت کا لفظ تھا؟ سب مسلمان تھے۔ جب بدعت وجود میں آئی وہ بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں بدعت وجود میں آئی نمایاں ہوئی اُس سے زیادہ نمایاں کیا ہوا؟ سنت، اہل سنت، سنت کا لفظ وجود میں آیا۔

یعنی یہ سنت کا لفظ کب آیا؟ جب بدعت آئی۔ جب نہیں تھی بدعت تو سنت کی ضرورت بھی نہیں تھی مسلمان تھے سارے۔

اب صحابہ کرام کیا تھے مسلمان تھے کہ نہیں؟ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا﴾ مسلمان تھے سارے کہ نہیں کیا اہل سنت کا لفظ کہیں ہے؟ نہیں ہے کیونکہ اُس وقت ضرورت ہی نہیں تھی اہل بدعت کہاں تھے! لیکن جوں ہی اہل بدعت کا ظہور ہوا اور آہستہ آہستہ وہ میدان میں آنے لگے اور یہ بھی کہتے کہ ہم بھی مسلمان ہیں جیسا کہ آپ مسلمان

ہیں تو پھر فرق دونوں میں کیا ہے؟ تو پھر یہ لازمی تھا کہ اس بدعت کی ضد میں ایسا لفظ ہو جو اس سے زیادہ نمایاں ہو اور اس کو دبانے والا ہو۔ کیا لفظ تھا؟ "السنۃ"۔

"ولما حكم الرأي تميزوا ،بالحديث والأثر" ((جب بدعت کا ظہور ہوا تو سنت کا لفظ آیا نام سنت کا واضح ہوا) جب اپنی رائے پیش کی اپنی رائے وجود میں آئی اور اس کو بھی آگے کیا وہ ظاہر ہوئی واضح ہوئی (تو کون سے لقب سامنے آئے؟)) "تميزوا ، بالحديث والأثر" (آپ اہل الرائی ہیں ہم اہل الحدیث ہیں اہل الاثر ہیں)۔

فرق کیا ہے دونوں میں؟ آپ اپنی رائے کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، ہم فتویٰ دیتے ہیں حدیث اور اثر کی بنیاد پر۔ نمایاں ہوئے کہ نہ ہوئے؟ جن اہل الرائی نہیں تھے تو اہل الحدیث لفظ تھا؟ اہل الاثر تھا؟ کیا ضرورت تھی اس کی، جب رائے تھی ہی نہیں تو حدیث کو بیان کرنے کی ضرورت کیا ہے، جب رائے وجود میں آئی تو پھر نام اہل سنت تھا اہل سنت سے پھر ایک اور نام بھی لیا، اہل سنت باقی رہا یہ نہیں کہ یہ منسوخ ہوا، نہیں! یہ باقی ہے۔ پھر کیا آیا؟ اہل الحدیث آیا اہل الاثر بھی اس کے ساتھ آیا۔

"ولمافشت البدعة" ((تیسرا) اور جب بدعت عام ہوئی)) "ولمافشت البدعة والأهواء في الخلوف" (جب بعد میں آنے والے لوگوں نے....)۔ بعد میں آنے والے کون؟ بہترین تین زمانوں کے بعد، بہترین تین زمانوں میں اہل بدعت وجود میں آئے تو اہل سنت بھی آئے۔ یہ لفظ کب کا ہے؟ اُس زمانے کا ہے۔ بہترین تین زمانوں میں کون سے دو لفظ تھے؟ اہل سنت والجماعت تھے، اہل حدیث اور اہل الاثر یہ دو یا تین سمجھ لیں یہ موجود تھے۔ لفظ سلفی کب آیا شیخ صاحب وہاں تک پہنچنا چاہتے ہیں ہمارا اصل موضوع یہی ہے نا! شیخ صاحب کہتے ہیں کہ جب بدعت وجود میں آئی تو سنت آئی، جب رائے وجود میں آئی تو اہل الحدیث اہل الاثر آیا، جب اہل البدعۃ والاھواء بعد میں آنے والے لوگوں میں عام ہوئی "في الخلوف" (بعد میں آنے والوں میں (ان تین بہترین زمانوں کے بعد)) "تميزوا، بهدي السلف" ((اللہ اکبر) کیونکہ انہوں نے بھی کہا کہ ہم بھی اہل حدیث میں سے ہیں اہل الرائی میں سے نہیں ہیں ہم بھی اہل سنت میں سے ہیں اہل بدعت میں سے نہیں ہیں)۔

بہترین تین زمانوں میں سے نہیں چوتھی صدی اور اس کے بعد میں تو پھر جب یوں انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ہم بھی اہل سنت میں سے ہیں جیسے آج بریلوی کہتے ہیں کہ ہم اہل سنت ہیں۔ کہتے ہیں کہ نہیں کہتے؟ آج تک کہتے ہیں۔ تو

پھر اگر ہم بھی اہل سنت وہی رہتے جو سلف کے زمانے میں تھے اس میں کوئی ہم نمایاں ہو سکتے ہیں؟ الگ سے ہمارا وجود ظاہر ہو سکتا ہے؟ وہ بھی یہی کلیم (claim) کرتے ہیں نا!

تو پھر کیا ہونا چاہیے تھا شیخ صاحب فرماتے ہیں "تميزوا، بهدي السلف" (کہ سلف کے راستے کو اختیار کرنے والے ہیں سلف کی رہنمائی کے مطابق دین پر عمل کرنے والے ہیں)" و هكذا" (اور اس طریقے سے یہ نام آئے)۔

بات یہ ہو رہی ہے کہ جو القاب اہل سنت والجماعت کے ہیں "اہل سنت والجماعت، الطائفۃ المنصورۃ، اہل الحدیث ،السلف، اہل الأثر" یہ سارے جو نام ہیں جب یہ وجود میں آئے۔اچھا یہ نام لیتے ہیں جو شیخ صاحب نے بیان کیے ہیں، السلف ہیں، اہل الحدیث، اہل الأثر اور اہل سنت والجماعت (چار نام) یہ لقب وجود میں آئے تو اہل بدعت کے القاب بھی تو ہیں روافض ہیں، خوارج ہیں، معتزلہ سارے یہ وجود میں آئے تو یہ بھی تو لقب یہ بھی تو نام ہیں دونوں میں فرق کیا ہے، جاہل تو یہ سمجھے گا نا کہ جیسا کہ وجود میں یہ آئے فرقہ ہوا آپ نے بھی تفرقہ اختیار کیا امت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جیسے کہ آج بڑی غلط فہمی موجود ہے۔

تو شیخ صاحب اس کی وضاحت فرما رہے ہیں کہ دونوں کا وجود کے اعتبار سے بھی فرق ہے زمین و آسمان کا فرق ہے (اہل بدعت کے نام، القاب کا وجود اور اہل سنت کے نام، القاب کا وجود کے اعتبار سے زمین و آسمان کا فرق ہے) ان کے اعتبارات تین بتا چکے ہیں جو اہل بدعت کے اعتبارات ہیں اب اہل سنت کے اعتبارات کی بات ہو رہی ہے کہ یہ کس اعتبار سے آئے ہیں اور کس وجہ سے یہ حق ہے اور وہ باطل پر ہیں۔فرقہ تو یہ بھی ہے جماعت تو یہ بھی بنی ہے وہ کیوں غلط ہیں یہ کیوں صحیح ہے۔تو اس کی وضاحت کے لیے شیخ صاحب بیان کرتے ہیں اس کی چھ وجوہات ہیں کہ یہ القاب جو ہیں یہ حق ہیں اور مخالفت کرتے ہیں ان القاب کے وجود کی جو اہل بدعت کے ہیں۔

1-انہوں نے کہا کہ جو الصدر الاوّل ہیں (صحابہ، تابعین و تبع تابعین) بہترین تین زمانے ان سے کبھی ایک لمحے کے لیے الگ نہیں ہوئے اس وقت سے لے کر آج تک اسی راستے پر قائم ہیں۔جب کہتے ہیں أہل السنۃ والجماعۃ اس میں صحابہ کرام بھی شامل ہیں اور تابعین و تبع تابعین بھی، وہاں سے لے کر آج تک تو ایک لمحے کے لیے بھی جدا نہیں ہوئے۔

جو باقی فرقے ہیں وہ جدا ہوئے کہ نہیں ہوئے وہ خود اس راستے کو چھوڑ کر گئے ہیں کہ نہیں؟ معتزلہ نے اعتزال کیا کہ نہیں چھوڑ کر نہیں گئے؟! کس کو چھوڑ کر گئے؟ حسن البصری (رحمۃ اللہ علیہ) کی مجلس کو چھوڑ کر گئے۔ نہیں! تو جدائی کا راستہ انہوں نے اختیار کہ نہیں؟ فرقہ وہ بنا، یہ جو بچا فرقہ ہے۔

اب امام حسن البصری (رحمۃ اللہ علیہ) الرعیل الأول کے راستے پر ہیں یا باہر جا کر پھر واپس آئے ہیں؟ اُسی راستے پر قائم ہیں۔

2- کہ پورے کا پورا اسلام اس میں شامل ہے أہل السنۃ والجماعۃ، الطائفۃ المنصورۃ یا السلف، یا اہل الحدیث، اہل الأثر (پورے کا پورا اسلام اسی لقب کے اندر شامل ہے)۔ کیوں؟ کیونکہ کتاب اور سنت پر قائم ہیں۔ کتاب اور سنت پر کیسے قائم ہیں؟ صحابہ اور سلف کی فہم کے مطابق۔

تو جو ان کے مخالفین ہیں یا تو کتاب اور سنت میں غلطی ہے یا تاویل تحریف کرتے ہیں یا اگر تاویل و تحریف نہیں کرتے تو فہم سلف نہیں ہوتی اپنی فہم ہوتی ہے اپنی رائے ہوتی ہے اس لیے یہاں پر بھی مار کھائی۔ نہیں! یہ فرق ہے کہ نہیں دونوں میں؟

اہل بدعت نے تو یہاں پر بھی غلطی کی ہے اب یہ فرق ہے، اِنہوں نے غلطی نہیں کی انہوں نے حق کا راستہ اپنایا ہے قرآن اور سنت کو ایسے سمجھا ہے جیسا کہ صحابہ کرام اور سلف نے سمجھا ہے اور اہتمام کیا ہے، نام کے سنّی نہیں ہیں نام کے اہل سنت نہیں ہیں، نام کے اہل الحدیث نہیں ہیں۔

حدیث کی سب سے زیادہ خدمت کس نے کی ہے کوئی نام بتا سکتا ہے کسی خارجی کا، کسی معتزلی کا ایک نام بتا دے مجھے! کیا وجہ ہے کہ صحاح ستہ کے جو امام ہیں سارے کے سارے ان میں سے کیوں ایک بھی شخص باہر سے نہیں ہے یا دیگر جو محدثین ہیں؟ انہوں نے اہتمام کیا ہے زندگی وقف کر دی ہے اس علم کے لیے اہل الحدیث کہلاتے ہیں آج بھی کہلاتے ہیں بلکہ آئمۃ اہل الحدیث ہیں۔

3- تیسرا فرق جو ہے کہ ان کے جو نام ہیں یہ صحیح سنت میں ثابت ہیں (یعنی صحیح حدیث میں) جیسا کہ میں نے کہا الفرقۃ الناجیۃ، الطائفۃ المنصورۃ صحیح حدیث میں ثابت ہیں، یا ان کا وجود کہ ایک تو نص موجود ہے نص کے علاوہ ان کا وجود یہ نام

کیسے آئے ہیں ؟تو شیخ صاحب کہتے ہیں کہ جب اہل بدعت اور اہل اہواء وجود میں آئے تو ان کے رد کرنے کے لیے یہ بھی نمایاں ہوئے لیکن ان کے رد کے ساتھ ساتھ ان کا نام بھی تبدیل ہوتا گیا۔ کیسے ؟ پھر انہوں نے مثال دی کہ جب اہل بدعت کا ظہور ہوا تو نام کیا آیا؟ اہل سنت اس کی ضد میں۔ جب اہل الرائی آئے تو ان کی ضد میں کون سے نام آئے ؟ اہل الحدیث، اہل الأثر آئے (یہ اُس زمانے میں تھے)۔

جب بہترین تین زمانوں کے جو خلوف ہیں جب یہی مسئلہ بعد میں آیا تو پھر جب اہل بدعت اور اہل اہواء سامنے آئے اُنہوں نے کیا کہا؟ سلفی، جو اُن بہترین زمانوں کی پیروی کرنے والے ہیں جو اہل سنت بھی ہیں اہل سنت والجماعت بھی ہیں، جو اہل الحدیث واہل الأثر بھی ہیں، جو الطائفۃ المنصورۃ اور الفرقۃ الناجیۃ بھی ہیں، اب سلفی بھی ہو گئے ہیں۔

سلفی کب ہو گئے ہیں؟ جب بہترین زمانے کے بعد یہ معاملہ آیا کہ ہم بھی سنّی ہیں، تو ہم کہتے ہیں ہم بھی سنّی ہیں۔ تو کیسے پتہ چلے گا کہ سنّی کون ہے دونوں میں سے ؟ اب بہترین زمانہ چلا گیا نا اب ہم نے کہا کہ ہم ھدی السلف کی پیروی کرنے والے ہیں اب ہم سلفی ہیں۔

4-چوتھا فرق ''أن عقد الولاء والبراء والموالاة والمعاداة لديهم هو على الإسلام لا على رسم بإسم معين'' ((اللہ اکبر) کہ الولاء والبراء (دوستی اور دشمنی) محبت، نفرت کا معیار، بنیاد ان کی کیا ہے)'' الإسلام '' دین اسلام ہے)۔ دین اسلام سے کیا مراد ہے ؟ منہج حق، صحیح عقیدہ، صحیح منہج، اس وقت یہی مراد ہے یہی ہے۔ دین اسلام کی بہتری کے لیے، دین اسلام کی خیر خواہی کے لیے، حق کی بقاء کے لیے ساری جدوجہد کس لیے ہے ؟ اسی دین کے لیے ہے دین کی مضبوطی کے لیے ہے۔''لا على رسم بإسم معين ''(کسی شخص کے لیے نہیں، کسی گروہ کے لیے نہیں کسی جماعت کے لیے نہیں)۔

کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ '' آپ بھی تو اہل سنت والجماعت یا اہل حدیث کو سپورٹ کرتے ہیں ''۔ ہم جماعت کو سپورٹ جماعت سمجھ کر نہیں کرتے جماعت کی تائید صرف ایک شخص کے لیے نہیں کرتے جو جماعت کا یعنی ہم کہتے ہیں کہ بڑا ہے یا بڑا عالم ہے یہ۔ کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ جماعت کا کوئی امیر ہے ؟ کوئی بھی نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے کر آج تک ایک ہی قاعدے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی امیر الگ سے آپ نے دیکھا ہے ؟ نہیں ہے، ایک ہی اہل حدیث اہل سنت والجماعت آرہی ہے۔

تو جو الولاء والبراء ہے (دوستی اور دشمنی ہے) کسی جماعت کے لیے ہے یا دین اسلام کے لیے ہے اور حق کے لیے ہے ؟ اہل بدعت کس لیے کرتے ہیں ؟ اپنی جماعت کے لیے، جو جماعت کے خلاف بات کرتا ہے وہ اُن میں سے نہیں، جو حق میں بات کرتا ہے وہ ان میں سے ہے (صرف جماعت کی بات ہے)، نہیں !

کوئی بھی گروہ دیکھ لیں آپ جو اُن کی مخالفت کرتا ہے اسی کے لیے دوستی اور دشمنی کی بنیاد شروع ہو جاتی ہے نفرت، بغض شروع ہو جاتا ہے اس کے لیے اور جو ان کی تائید کرتا ہے اگرچہ حقیقتاً اُن کا مخالف کیوں نہ ہو۔ مثال لے لیں آپ خمینی (علیہ من اللہ ما یستحق لعنۃ اللہ علیہ) جب وہ انقلاب لے کر آیا ایران میں تو مودودی صاحب نے ان کی سپورٹ کی اور یہ فتویٰ جاری کیا کہ یہ اسلامی انقلاب ہے اسے سپورٹ کرنی چاہیے۔

اب روافض کہاں اور یہ لوگ کہاں ! اس کا نتیجہ کیا نکلا اس کا اثر کیا ہوا رافضیوں پر ؟ انہوں نے مودودی صاحب کی بعض کتابیں ایران میں فارسی میں ترجمہ کر کے چھاپنا شروع کر دیں۔ کل تک دشمنی تھی نا روافض اور اہل سنت کب ایک ساتھ ہوئے ؟ یہی کہتے ہیں نا کہ ہم اہل سنت میں سے ہیں اسلامی جماعت والے یہی کہتے ہیں نا۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ دعویدار ہیں حقیقت کہاں ہے ! حقیقت سامنے آئے، اگر حقیقتاً اہل سنت والجماعت میں سے ہوتے تو کبھی روافض کی تائید نہ کرتے اور صرف انقلاب نہیں دیکھا جاتا یہ دیکھا جاتا ہے کہ انقلاب کر کون رہا ہے اور کیا اس کی ڈیمانڈ ہے، کس چیز کا انقلاب چاہتا ہے وہ۔ بس اسلام کے نام پر انقلاب کر دیا اور رافضیت کو مزید مضبوط کر دیا اُس نے۔ پتہ ہے تہران میں ایک بھی سنّی مسجد نہیں ہے، ایک بھی ! اور اس سے پہلے سنّی مسجد تھی اب ایک بھی نہیں ہے اس انقلاب کے بعد جس کو کہتے ہیں کہ یہ بڑا مبارک انقلاب ہے (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

بہر حال، تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگرچہ وہ اُن میں سے نہیں ہیں الگ الگ ہیں دونوں جماعتیں لیکن اب محبت کیوں پیدا ہو گئی ہے ؟ کیونکہ ان کی سپورٹ کی گئی ہے۔ وہ ابھی بھی انوائٹ (Invite) کرتے رہتے ہیں، آج بھی جماعت اسلامی میں روافض موجود ہیں۔ وہ کہتے ہیں سب آئیں ملیں ہماری جماعت میں سب کے لیے دروازہ کھلا ہے، آج بھی موجود ہیں ان کی جماعت میں (الغرض یہ ہمارا موضوع نہیں ہے)۔

تو الولاء والبراء کی بنیاد کیا ہے ؟ جماعت نہیں ہے، کوئی شخص ٹائٹل نہیں ہے۔ آج جو مودودی صاحب کو بُرا بھلا کہتا ہے تو وہ اہل سنت میں سے نہیں ہے اُن کے نزدیک، جو کہتا ہے اچھا ہے، صحیح ہے حق پر ہے وہی اہل سنت میں سے ہے۔ یہ

شخصیت ہے، آپ حق کی بات کریں اور جو منہج سلف موجود ہے اس پر بات کریں جو اس کے مطابق ہے وہ حق پر ہے جو مخالف ہے وہ باطل پر ہے۔

"ولا علی رسم مجرد" (اور نہ ہی صرف نام اور ٹائٹل کے لیے ہے ان کی الولاء والبراء) "إنما هو الكتاب والسنة فحسب" (صرف کتاب اور سنت ہے)۔ فحسب سے کیا مراد ہے؟ یعنی وفق فهم سلف جو پہلے شیخ صاحب کہہ کر گئے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں اچھا یہاں پر فہم سلف نہیں ہے، یہ بڑا کوئسچن مارک (question mark) لگ جاتا ہے۔ یہ ابھی شیخ صاحب کہہ کر گئے ہیں اوپر، یعنی عالم کے لیے لازم ہے کہ ایک بات بار بار اپنی کتاب میں دس دفعہ دہرائے! آپ ایک ہی کتاب پڑھ رہے ہیں ایک ہی عالم کی بات سن رہے ہیں جب اُس نے کہا ہے کتاب اور سنت بفهم سلف صالح ایک دفعہ دس دفعہ، پہلے بھی گزر چکا ہے میرا خیال ہے۔ اب اس نے یہاں پر بھی اگر نہیں کہا ہے تو اس کا کیا مطلب ہے کہ فہم سلف کی مخالفت کر رہے ہیں؟!

5-"الخامس" (پانچویں وجہ) "أن هذه الألقاب لم تكن داعية لهم للتعصب لشخص دون رسول الله صلى الله عليه وسلم" (یہ جتنے بھی القاب آئے ہیں یہ ہرگز وجہ نہیں بنے کہ کسی بھی شخصیت کے لیے متعصب ہوں سوائے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے)۔

تعصب کسی ذات کے لیے شخص کے لیے نہیں ہے، عالم ہے اُس کی قدر کی جاتی ہے اور اس کی اتباع کی جاتی ہے لیکن اگر غلطی کرتا ہے تو غلطی کی نشاندہی کی جاتی ہے اور ادب کے دائرے میں رہ کر اس کی تصیح کی جاتی ہے جب کہ وہ اہل سنت والجماعت میں سے ہے اہل بدعت میں سے نہیں ہے، لیکن کسی شخص کے لیے کہ جو وہ کہتا ہے وہ حق ہے چاہے نصوص کے خلاف بھی ہو، چاہے فہم سلف کے خلاف بھی ہو، نہیں نہیں! آپ کو ایک بھی سلفی نہیں ملے گا دنیا میں بتاؤں میں آپ کو، یہیں سے نمایاں ہوتے ہیں یہ جو سلفی ہیں (الحمدللہ)۔ اپنے عالم کی غلطی کی نشاندہی کرتے ہیں ادب کے دائرے میں رہ کر اور اس کی تصیح بھی کرتے ہیں دلیل کی روشنی میں اور عوام الناس نہیں کرتے چھوٹے طلاب (میرے جیسے) نہیں کرتے عالم کرتا ہے جو اس لیول کا ہوتا ہے اسے پتہ ہوتا ہے۔

اور کئی دیکھے ہیں آپ نے علماء نے آپس میں ایک دوسرے کی بلکہ آپ یہ دیکھیں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مشہور یہی ہے کہ یہاں کے علماء حنبلی ہیں) الشرح الممتع میں شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے (ہم تو آج کے دور کے علماء کی بات کر رہے ہیں) اس کتاب میں الشرح الممتع میں فقہ کی کتاب ہے اور حنبلی مذہب کے مطابق یہ کتاب ہے کتنے مسائل ہیں جہاں پر انہوں نے کہا ہے کہ یہ بات نظر ثانی کی مستحق ہے یہاں پر کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے ان کی دلیل یہ ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بات نظر ثانی کی مستحق ہے صحیح بات یہ ہے اس کی دلیل یہ ہے (سبحان اللہ)۔

تب بھی کہا جاتا ہے کہ یہ شخصیت پرستی کرتے ہیں یہ حنبلی ہیں، اندھی تقلید کرنے والے ہیں (سبحانك هذا بهتان عظيم)۔

6-"السادس" (چھٹی وجہ یا چھٹا فرق) "أن هذه الألقاب لا تفضي إلى بدعة ولا معصية ولا عصية لشخص معين ولا لطائفة معينة" (سبحان اللہ)۔

"أن هذه الألقاب" (بے شک یہ جو القاب ہیں) "لا تفضي إلى بدعة" (ان میں کبھی بھی بدعت نہیں ہے نہ ہی بدعت کی طرف کوئی اشارہ ہے ان کے اندر (بدعت سے بالکل دور ہیں)) "ولا معصية" (اور نہ ہی ان میں معصیت ہے نہ معصیت کا سبب بنتی ہیں کبھی بھی) "ولا عصية لشخص معين" (اور نہ ہی کسی معین شخص کے لیے عصبیت ہے)۔

دوبارہ دہرا رہے ہیں کہ "ولا لطائفة معينة" (اور نہ کسی خاص طائفہ یا خاص گروہ کے لیے ہے)۔

جب ہم کہتے ہیں کہ ہم اہل سنت میں سے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم کسی ایک شخص امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی اندھی تقلید کرنے والے ہیں یا جو وہ کہتے ہیں وہ دین ہے ہمارے لیے ہے جو وہ نہیں کہتے وہ دین نہیں ہے، ہر گز نہیں! نہ شخص ہے نہ کوئی خاص لقب ہے نہ گروہ ہے نہ کوئی ہے۔

جو القاب موجود ہیں یہ القاب کیوں آئے ہیں یہ تو وجہ بیان کی گئی ہے اب یہ القاب کیونکہ حق ہیں اس لیے ان القابوں کو ہم بیان کرتے ہیں ورنہ ہمارے نزدیک منہج جو ہے جو واضح ہے وہی حق ہے۔ اب اس منہج پر قائم قرآن، سنت صحیح حدیث اور فہم سلف، جو اس پر قائم ہے وہ اگر پہلے زمانے کے لوگ ہیں أہل السنۃ والجماعۃ، اہل الحدیث والأثر، طائفۃ المنصورۃ اور فرقۃ الناجیۃ یہ اور بعد میں آنے والے لوگ جو سلفی کہلاتے ہیں سب ایک ہی راستے پر چلنے والے ہیں ان

میں کوئی فرق نہیں ہے اور ان میں نہ تو کوئی بدعت ہے، نہ کوئی معصیت ہے اور نہ عصبیت ہے کسی شخص کے لیے نہ کسی گروہ کے لیے۔

یہاں تک شیخ بکر ابو زید رحمۃ اللہ علیہ کی بات ختم ہوئی اور آگے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

"ولنشرع في التعريف بمسميات أهل السنة والجماعة باختصار" (اب ہم شروع کرتے ہیں جو مختلف نام ہیں اہل سنت والجماعت کے اختصار کے ساتھ)۔ ہم بتاتے ہیں اختصار کے ساتھ کون سے نام ہیں اور یہ کہاں سے آئے ہیں، کیسے آئے ہیں، شیخ عبد السلام السحیمی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"أولا، أهل السنة والجماعة" ((پہلا نام پہلا لقب کیا ہے؟) اہل سنت والجماعت) "هذا الإسم" (یہ نام) "من الأسماء المشهورة" (ان ناموں میں سے ہیں جو زیادہ مشہور و معروف ہیں) "التي عرف بها أهل السنة" (جس سے اہل سنت کی پہچان ہوئی)۔ کون سا لفظ ہے سب سے زیادہ؟ اہل سنت والجماعت ہے۔ "وهو يطلق مقرونا بالسنة" (اور یہ لفظ جو ہے سنت سے جوڑا جاتا ہے) "فيقال ،أهل السنة والجماعة" (اور کہا جاتا ہے اہل سنت والجماعت (دونوں ایک ساتھ اہل سنت والجماعت)) "وقد يرد منفردا" (اور بعض اوقات الگ سے منفرد بھی بیان کیا جاتا ہے) "فيقال أهل السنة ويقال أهل الجماعة" (اور بعض اوقات اہل سنت والجماعت کو الگ الگ بھی بیان کیا جاتا ہے أہل السنۃ صرف یا أہل الجماعۃ الگ سے (یہ سب ٹھیک ہے)) "وهو قليل" (اور یہ بہت کم آپ کو نظر آئے گا) "والغالب اقترانه بالسنة" (اور غالب جو ہے وہ سنت کے ساتھ (یعنی جماعت سنت کے ساتھ یعنی السنۃ والجماعۃ)) "قال ابن تيمية رحمه الله" (امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "فإن السنة مقرونة بالجماعة" (بے شک سنت جماعت کے ساتھ مقرون ہے جڑی ہوئی ہے) "كما أن البدعة مقرونة بالفرقة" ((سبحان اللہ) جیسا کہ بدعت فرقت کے ساتھ (تفرقے کے ساتھ) جڑی ہوئی ہے ویسے ہی اہل سنت والجماعت کے ساتھ جڑی ہوئی ہے) "فيقال أهل السنة والجماعة" (یہ کہا جاتا ہے أہل السنۃ والجماعۃ) "كما يقال أهل البدعة والفرقة" (جیسے کہ اہل بدعت اور فُرقت کہا جاتا ہے)۔

تو دونوں آمنے سامنے نام ہیں أہل السنۃ والجماعۃ، أہل البدعۃ والفرقۃ، سنت جمع کرتی ہے بدعت تفرقہ پیدا کرتی ہے (سبحان اللہ)۔

"ومن أسباب تسميتهم بهذ ا الإسم" (اور اُن اسباب میں سے (شیخ صاحب حفظہ اللہ اب سبب بیان کر رہے ہیں) کہ اس نام سے کیوں پکارا گیا ہے اہل سنت والجماعت کو یعنی یہ نام کہاں سے آیا ہے)"أنهم قد تميزوا بميزتين عظيمتين" (کہ دو عظیم میز تین اور پہچان کی وجہ سے یہ نام وجود میں آیا ہے)"الأولى، تمسكهم بسنة الرسول صلى الله عليه وسلم" (کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا)"حتى صاروا أهلها" (یہاں تک کہ اتنی مضبوطی سے تھامے رکھا کہ وہ سنت کے أہل ہو گئے)۔اور أہل کسے کہتے ہیں؟جب کوئی چیز مخصوص ہو جائے اور وہ پہچان بن جائے ۔"بخلاف سائر الفرق" (اور جو دوسرے فرقے ہیں ان کے علاوہ ان کے خلاف)"فهي تمسك بآرائها وأهوائها" (دوسرے فرقوں نے بھی مضبوطی سے تھامے رکھا (کس چیز کو؟) اپنی رائے کو اپنی خواہش نفس کو)"وأقوال قادتها" (اور مضبوطی سے تھامے رکھا جو دوسرے فرقے ہیں (اس فرقے کے علاوہ اہل سنت والجماعت کے علاوہ) اپنے جو لیڈر ہیں جو قائد ہیں جو علماء ہیں ان کے اقوال کو مضبوطی سے تھامے رکھا)"فهي لا تنسب إلى السنة" ((تو ان کی سنت کی طرف کیسے نسبت کی جائے) کبھی بھی ہر گز بھی یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کی نسبت سنت کی طرف کی جائے)۔

جب انہوں نے مضبوطی سے تھاما ہی نہیں سنت کو تو پھر ان کو اہل سنت کیسے کہا جا سکتا ہے؟! انہوں نے تھاما تو ہے کیا تھاما ہے؟ یا تو اپنی رائے یا خواہش نفس یا اپنے ہی کسی امام کے قول کو یا اس کی رائے کو جن کو وہ اپنا عالم یا لیڈر یا قائد سمجھتے ہیں۔

"وإنما تنسب إلى بدعها" (اور حقیقت یہ ہے کہ ان کی نسبت کی جاتی ہے ان کی بدعت کی طرف)"أو إلى أئمتهم" (یا ان کے اماموں کی طرف)"أو إلى أفعالهم كما تقدم" (یا ان کے افعال کی طرف جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے)۔

یا شخص کی طرف نسبت ہے، یا بدعت کی طرف نسبت ہے، یا ان کے افعال کی طرف جو مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف ہیں جیسے کہ "خوارج" فعل ہے خروج ہونا))۔ تو تین چیزیں آسان ہو گئیں اہل بدعت کی یا تو نام ہے کسی شخص کا اس کی طرف نسبت یا بدعت کی طرف نسبت ہے یا ان کے خاص ایسے فعل ہیں جو سنت کے مخالف ہیں مسلمانوں کے عقیدے کے مخالف ہیں وہ فعل جس کی وجہ سے وہ نمایاں ہوئے۔

"والميزة الثانية" (اور دوسری چیز جو ان کو نمایاں کر دیتی ہے)"أنهم أهل الجماعة" (کہ وہ أہل الجماعۃ ہیں)۔اہل السنۃ کیوں ہیں؟سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی وجہ سے۔

باقی جو فرقے ہیں وہ پیچھے رہے سنت کو مضبوطی سے نہیں تھامے رکھا نہ قولاً نہ عملاً۔ قول میں کیا ہے؟ فلان عالم کا قول ہے فلان امام کا قول ہے۔ اور اہل سنت کیا کہتے ہیں؟ ''قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''۔

یا حدیث ہے یا اثر ہے، قال عبد اللہ بن مسعود ، قال عبد اللہ بن زبیر ، قال ابو بکر صدیق (رضوان اللہ علیہم وصحابۃ اجمعین)، تو فرق ہے۔ انہوں نے قولاً بھی اور عملاً بھی کس نے زیادہ تر احادیث کا اہتمام کیا ہے؟ اہل بدعت نے کبھی نہیں کیا وہ تو ہمیشہ مخالفت کرتے آئے ہیں بلکہ ضعیف احادیث کی بنیاد پر آج کل ایسے مدارس قائم ہو چکے ہیں بڑے بڑے جو فقہی مدارس ہیں اُن میں سے اکثر جو ہیں ضعیف احادیث پر قائم ہیں (سبحان اللہ)۔

''أنهم أهل الجماعة'' (کہ یہ اہل الجماعت ہیں)۔ کیوں جماعت ہیں؟ ''لاجتماعهم على الحق'' (کیونکہ حق پر جمع ہوئے ہیں) ''وعدم تفرقهم'' (اور حق پر جب جمع ہوئے تو الگ نہ ہوئے) ''بخلاف الفرق الأخرى'' (دوسرے فرقوں کے خلاف)۔ اُنہوں نے کیا کیا؟ ''فإنهم لا يجتمعون على حق'' ((اُن کی کیا نشانی ہے کیا پہچان ہے وہ کیسے نمایاں ہوئے اہل بدعت جو ہیں؟) کبھی بھی حق پر جمع نہیں ہو سکتے وہ) ''وإنما يتبعون أهواءهم فلاحق يجمعهم'' (بلکہ وہ اپنی خواہشات نفس کی پیروی کرتے رہتے ہیں اتباع کرتے رہتے ہیں اور کوئی بھی حق ان کو جمع نہیں کر سکتا (کیونکہ وہ حق کو سمجھتے نہیں ہیں جو ان کی خواہش نفس کے مطابق ہو وہ حق ہے ان کے نزدیک))۔

تو جب خوارج کا حق اپنی خواہش نفس کے مطابق کچھ اور ہے، روافض کا کچھ اور ہے، نواصب کا کچھ اور ہے، معتزلہ کا کچھ اور ہے، جہمیوں کا کچھ اور ہے کبھی جمع ہو سکتے ہیں؟ اہل سنت متفرق کیوں نہیں ہوئے؟ کیونکہ وہ حق پر جمع تھے (سبحان اللہ)۔

دیکھیں حق ہمیشہ جوڑتا ہے، باطل ہمیشہ تفرقہ پیدا کرتا ہے اور ہم نے پڑھا تھا قواعد اُربع میں کہ توحید جوڑتی ہے شرک بکھیرتا ہے الگ الگ کرتا ہے۔ کیسے؟ کہ جو اہل توحید ہیں وہ ایک ربّ کو پکارتے ہیں ہمیشہ۔ اہل شرک کسے پکارتے ہیں (سبحان اللہ) ایک معبود ہے؟ متفرق ہیں سارے۔ کوئی لات کو، کو عزیٰ کو، کوئی منات کو، کوئی ہبل کو سب متفرق ہیں لیکن جو اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے ایک ربّ کو پکارتا ہے تو توحید ہمیشہ جوڑتی ہے، سنت ہمیشہ جوڑتی ہے اور شرک اور بدعت ہمیشہ تفرقے میں ڈال دیتی ہے۔

"یقول شیخ الإسلام في تعریف أھل السنة" (شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علیہ سنت کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں) "ھم" "أہل السنۃ کون ہیں یہ تعریف بھی سن لیں آج، "ھم المتمسکون بکتاب اللہ" ((اہل سنت کون ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں)) "وسنة رسوله صلی اللہ علیه وسلم" (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں) "وما اتفق علیه السابقون الأولون من المھاجرین والأنصار" (اور اس چیز سے تعلق رکھنے والے ہیں جس چیز پر اتفاق ہوا السابقون الاولون کا مہاجرین و انصار میں سے (صحابہ کرام میں سے)) "والذین اتبعوھم بإحسان" (اور اُن لوگوں کا بھی مضبوطی سے راستہ تھامے رکھتے ہیں جو ان کی اتباع کرتے ہیں احسان کے ساتھ (صرف اتباع کی بات نہیں ہو رہی نام کی اتباع نہیں ہے))۔

احسان میں اور اتبعوھم بإحسان میں کیا فرق ہے؟ صرف اتباع میں اور اتباع باحسان میں کیا فرق ہے؟ اتباع تو اتباع ہوتی ہے نام کی بھی ہو سکتی ہے لیکن "بإحسان" کام کی اتباع ہے قولاً نہیں صرف، فعلاً عملاً۔ اور کیسے؟ بہترین طریقے سے جو اتباع کرنے کا حق ہے۔

اور یہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے مجموع الفتاویٰ، جلد نمبر 2 اور صفحہ نمبر 375 میں اس کو بیان کیا ہے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (11: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔